واعظ الجمعہ
کفن دفن کے احکام
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

کفن دفن کے احکام

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

کفن دفن کے اَحکام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

تجہیز وتکفین کا لُغوی واصطلاحی معنیٰ

برادرانِ اسلام! تجہیز کے لُغوی معنیٰ ضرورت کا سامان مہیا کرنے، اور تکفین کے معنیٰ کفن دینے کے ہیں، جبکہ اصطلاحِ شرع میں موت سے لے کر تدفین کے عمل تک، ایک میّت کے لیے غسل، کفن، دفن اور نمازِ جنازہ سمیت جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، ان سب اُمور کے اہتمام کرنے کا نام "تجہیز وتکفین" ہے[1]۔

(۱) انظر: "جامع العلوم في اصطلاحات الفنون" للقاضي عبد النبي، باب التاء مع الجيم، ۱/ ۱۸۷.

تجہیز وتکفین کا شرعی حکم

عزیزانِ محترم! مسلمان میّت کو نہلانا، کفن دینا اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا، یہ سب اُمور فرضِ کفایہ ہیں۔ حکمِ شریعت کے مُطابق فرضِ کفایہ کو بجالانا ہر مسلمان پر ضروری نہیں، بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے یہ فرض، سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ اور اگر معلوم ہونے کے باوجود کسی نے بھی ادا نہ کیا، تو جس جس کو اطلاع ہوئی، وہ سب گنہگار ہوں گے (۱)۔

تجہیز وتکفین کا اہتمام کرنے کی فضیلت

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام میں اپنے مسلمان بھائی کی تجہیز وتکفین، اور اسے ادب واحترام سے دفنانے کا بے حد اجر وثواب ہے۔ حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً، وَكَفَّنَهُ، وَحَنَّطَهُ، وَحَمَلَهُ، وَصَلَّى عَلَيْهِ، وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا رَأَى، خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» (۲) "جو کسی میّت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناپسندیدہ بات نظر آئے اُسے چھپائے، تو وہ گناہوں سے ایسے ہی پاک ہوجاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا"۔

---

(۱) دیکھیے: "بہارِ شریعت" کتاب الجنائز، نمازِ جنازہ کا بیان، حصّہ ۴، ۱/۸۱۰، ۸۱۷، ۸۲۵ ملخّصاً۔

(۲) "سنن ابن ماجه" كتاب الجنائز، باب ما جاء في غسل الميّت، ر: ۱۴۶۲، صـ۲۴۷.

تلقین کے اَحکام

عزیزانِ محترم! یہ دنیا فانی ہے، اس کی ہر چیز ایک نہ ایک دن فنا ہو جائے گی، ہم سب کو اپنی آخرت کی تیاری رکھنی چاہیے؛ کیونکہ موت برحق ہے، وہ کسی بھی وقت آسکتی ہے، اللہ رب العالمین قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾[1] "ہر جان کو موت چکھنی ہے!"۔

یہ دنیا ایک مسافر خانے کی طرح ہے، ہمیں اس میں اُس مسافر ہی کی طرح رہنا چاہیے، جس کی گاڑی کسی بھی وقت رخصت ہو سکتی ہے۔ لہذا بڑی بڑی عالی شان کوٹھیاں بنگلے بنانے، مال ودَولت کی ہوَس کا شکار ہونے، اور دُنیاوی عیش وآرام کے لیے لمبی لمبی منصوبہ بندی کرنے کے بجائے، ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے، موت کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ»[2] "دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر ہو، یا پھر راہ چلتے شخص کی طرح"۔

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٨٥.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، باب قول النبي صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم: «كن في الدنيا كأنّك غريب [أو عابر سبيل]» ر: ٦٤١٦، صـ١١١٤.

میرے محترم بھائیو! جس شخص کی موت کا وقت قریب آن پہنچے، اسے اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت کی امید رکھنی چاہیے، لیکن ساتھ ہی ساتھ اپنے گناہوں کو یاد کر کے، اللہ کے عذاب سے ڈرنا بھی چاہیے؛ کہ موت کے وقت یہ دونوں چیزیں یعنی امید اور خوف، جس شخص کے دل میں ہوں، اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے مایوس نہیں فرمائے گا، اور گناہوں کے سبب اس کے دل میں موجود خوف سے اسے نَجات عطا فرمائے گا۔

حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے، جو قریب المرگ تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» "تم اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو؟" اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ سے بڑی اُمید ہے، اور اپنے گناہوں سے ڈر بھی، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لاَ يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا المَوطِنِ، إلّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ!»[1] "یہ دونوں باتیں یعنی خوف اور امید، ایسے موقع پر جس کے دل میں جمع ہوں، اللہ تعالیٰ اسے وہ کچھ عطا فرمائے گا جس کی وہ امید رکھتا ہے، اور اسے اس چیز سے امن میں رکھے گا جس سے وہ خوف کرتا ہے"۔

---

(١) انظر: "سنن الترمذي" أبواب الجنائز، باب [الرجاء بالله والخوف بالذنب عند الموت] ر: ٩٨٣، صـ٢٣٩.

حضراتِ گرامی قدر! روح قبض ہونے کا وقت انتہائی سخت اور نازک ہوتا ہے، شیطان لعین کی طرف سے مسلمان کے ایمان کو برباد کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے، لہذا اگر کسی کو جان کنی کے عالَم میں پائیں، اور اس کی روح گلے تک نہ آئی ہو، تو شریعتِ مطہَّرہ کی طرف سے یہ حکم ہے، کہ اُس کا رُخ قبلہ رُو کر کے اُس کے پاس بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھا جائے؛ تاکہ آپ کی آواز سن کر وہ بھی پڑھنے کی کوشش کرے، یہ عمل تلقین کہلاتا ہے، اسے (یعنی مرنے والے کو) پڑھنے کا حکم دینا درست طریقہ نہیں، جب وہ کلمہ پڑھ لے تو تلقین موقوف کر دیں، اور اُس کے بعد اُسے گفتگو کے لیے مجبور نہ کیا جائے، اگر تلقین کے بعد مذکورہ شخص نے گفتگو کی، تو اُسے دوبارہ تلقین کی جائے، یعنی اس کی آخری گفتگو صرف کلمہ شریف ہونی چاہیے[1]۔

حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا الله، دَخَلَ الْجَنَّةَ»[2] "جس کا آخری کلام لا الٰہ اِلّا اللہ (یعنی کلمہ شریف) ہوا، وہ جنّت میں داخل ہوا!"۔

(۱) "بہارِ شریعت" "کتاب الجنائز، موت آنے کا بیان، حصّہ چہارم ۴، ۱/۸۰۸ ملخّصاً۔

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الجنائز، باب في التلقين، ر: ٣١١٦، صـ٤٥٧.

چند اہم مسائل وتدابیر

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! جب کسی مسلمان کی روح نکل جائے، تو چند اہم مسائل وتدابیر کا خاص خیال رکھا جانا چاہیے، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، علّامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہی اُمور وتدابیر کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

(۱) جب روح نکل جائے، تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جاکر گرہ دے دیں؛ کہ منہ کھلا نہ رہے، اور آنکھیں بند کر دی جائیں، اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس (میّت) کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا، وہ کرے۔

(۲) اس کے پیٹ پر لوہا، یا گیلی مٹی، یا اَور کوئی بھاری چیز رکھ دیں؛ کہ پیٹ پھول نہ جائے، مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو؛ کہ باعثِ تکلیف ہے۔

(۳) میّت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں، اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں؛ کہ زمین کی سیل (نمی) نہ پہنچے۔

(۴) مرتے وقت (معاذ اللہ) اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے؛ کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو! اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔

(۵) اس کے ذمّہ قرض یا جس قسم کے دَین ہوں، جلد سے جلد ادا کر دیں۔

(۶) میّت کے پاس تلاوتِ قرآن مجید جائز ہے، جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو، اور تسبیح ودیگر اَذکار میں مطلقاً حرج نہیں۔

(۷) غسل وکفن ودفن میں جلدی چاہیے؛ کہ حدیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے، حضرت سیّدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يَا عَلِيُّ! ثَلاثٌ لاَ تُؤَخِّرْهَا: (١) الصَّلاَةُ إِذَا أَتَتْ، (٢) وَالجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، (٣) وَالأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْئًا»[1] "اے علی رضی اللہ تعالی عنہ! تین ۳ کاموں میں تاخیر نہ کرنا: (۱) نماز ادا کرنے میں جب اس کا وقت ہو جائے، (۲) جنازہ لے جانے میں، جب وہ تیار ہو جائے، (۳) بے خاوند عورت کے نکاح میں، جب اس کا کُفوْ (مناسب رشتہ) مل جائے"۔

(۸) پڑوسیوں اور اس کے دوست اَحباب کو اطلاع کر دیں؛ کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی، اور اس کے لیے دعا کریں گے؛ کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں[2]۔

میّت کو غسل دینے کا طریقہ

برادرانِ اسلام! میّت کو غسل دینا فرضِ کفایہ ہے، یعنی بعض لوگوں نے غسل دے دیا، تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ میّت کو غسل کس طریقے سے دیا جائے گا؟ اسے بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ علّامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الجنائز، باب ما جاء في تعجيل الجنازة، ر: ١٠٧٥، صـ٢٥٩.

(۲) "بہارِ شریعت" "کتاب الجنائز، موت آنے کا بیان، حصّہ چہارم ۴، ۱/۸۰۸-۸۱۰ ملتقطاً۔

"جس چارپائی یا تخت یا تختہ پر (میّت کو) نہلانے کا ارادہ ہو، اُس کو تین ۳ یا پانچ ۵ یا سات ۷ بار دھونی دیں، یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اُسے اتنی بار چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں، اور اُس پر میّت کو لِٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجاء کرائے، پھر نماز کا سا وضو کرائے، یعنی منہ، پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں، مگر میّت کے وضو میں گٹّوں تک پہلے ہاتھ دھونا، اور کُلّی کرنا، اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا یا رُوئی کی پھریری بھگو کر دانتوں، اور مسوڑوں، اور ہونٹوں، اور نتھنوں پر پھیر دیں، پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں، تو گُلِ خَیرو (ایک نیلے رنگ کا پھول جو بطورِ دوا استعمال ہوتا ہے) سے دھوئیں، یہ نہ ہو تو پاک صابن اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا، یا بیسن، یا کسی اَور چیز سے، ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروَٹ پر لِٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے، پھر داہنی کروَٹ پر لِٹا کر یوہیں کریں، اور بیری کے پتّے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو، تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں، اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں، وضو وغسل کا اِعادہ نہ کریں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور (Camphor) کا پانی بہائیں، پھر اُس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں"[1]۔

---

(۱) ایضًا، میّت کے نہلانے کا بیان، صـ۸۱۰، ۸۱۱۔

کفن پہنانے کا طریقہ اور بعض شرعی مسائل

حضراتِ گرامی قدر! میّت کو کفن دینا فرضِ کفایہ ہے۔ مرد کے لیے کفن کے طور پر سنّت تین ۳ کپڑے ہیں: (۱) لفافہ، (۲) ازار، (۳) قمیص، جبکہ عورت کے لیے ان تین ۳ کے ساتھ ساتھ مزید دو ۲ کپڑے یعنی (۴) اوڑھنی (۵) اور سینہ بند بھی سنّت ہیں۔ میّت نے اگر کچھ مال چھوڑا ہو تو کفن اُس کے اپنے مال سے ہونا چاہیے، اور اگر اس کا اپنا مال نہ ہو، تو جو شخص زندگی میں اس کی کفالت کا ذمّہ دار تھا، کفن بھی اُسی کے ذمّے ہے۔ مسلمان عورت وفات پاجائے تو اس کا کفن اس کے شوہر کے ذمّہ ہے، اگرچہ اس نے موت کے وقت کوئی مال چھوڑا ہو یا نہ چھوڑا ہو، لیکن اگر شوہر وفات پاجائے، اور اس کی بیوی مالدار ہو، تب بھی اس پر اپنے مال سے شوہر کو کفن دینا واجب نہیں[1]۔

میّت کو کفن دینے کے حوالے سے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے، کہ میّت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں؛ کہ کفن تر نہ ہو، اور کفن کو ایک یا تین ۳ یا پانچ ۵ یا سات ۷ بار دُھونی دے لیں، اس سے زیادہ نہیں، پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر، پھر تہبند، پھر کفنی، پھر میّت کو اس پر لِٹائیں اور کفنی پہنائیں، اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں، اور مَواضعِ سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں، پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں، پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے، پھر لفافہ لپیٹیں،

---

(۱) ایضًا، کفن کا بیان، ص۸۱۷-۸۲۰ ملتقطاً۔

پہلے بائیں طرف سے، پھر دہنی طرف سے؛ تاکہ دہنا اوپر رہے، اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں؛ کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

عورت کو کفنی پہنا کر اُس کے بال کے دو ۲ حصّے کر کے، کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں، اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر، منہ (چہرے) پر مثلِ نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے، کہ اُس کا طول (لمبائی) نصف پشت سے سینہ تک ہے، اور عرض (چوڑائی) ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے۔

اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اُڑھاتے ہیں، یہ محض بے جا و خلافِ سُنّت ہے، پھر بدستور اِزار و لفافہ لپیٹیں، پھر سب کے اُوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں"[1]۔

جنازے کو کندھا دینے کی فضیلت

حضراتِ ذی وقار! کسی مسلمان بھائی کے جنازے کو کندھا دینا بھی عبادت اور اجر وثواب کا سبب ہے، رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً أَرْبَعِينَ خُطْوَةً، كُفِّرَتْ لَهُ أَرْبَعُونَ كَبِيرَةً»[2] "جو چالیس ۴۰ قدم جنازہ اٹھا کر چلے، اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے"۔

---

(۱) ایضاً، ص۸۲۰، ۸۲۱۔

(۲) انظر: "المبسوط" كتاب الصلاة، باب حمل الجنازة، الجزء۲، صـ٥٦.

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جنازہ اٹھانے کا طریقہ بیان فرماتے ہیں کہ "سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے، اور ہر بار دس دس قدم چلے، اور پوری سنّت یہ کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے، پھر دہنی پائنتی، پھر بائیں سرہانے، پھر بائیں پائنتی، اور دس دس قدم چلے تو (یوں) کُل چالیس ۴۰ قدم ہوئے"[1]۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کی فضیلت

میرے محترم بھائیو! نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، یعنی اگر ایک نے بھی پڑھ لی تو سب برئ الذمّہ ہو جائیں گے، اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنے، اور اس کی تدفین کے عمل میں شریک ہونے کا، حدیث پاک میں بڑا ثواب بیان کیا گیا ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا، كُتِبَ لَهُ ثَلَاثَةُ قَرَارِيطَ، الْقِيرَاطُ مِنْهَا أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ أُحُدٍ»[2] "جو کسی جنازے کے ساتھ چلے اس کی تدفین تک، اس کے لیے تین ۳ قیراط اجر لکھا جائے گا، ان میں ہر قیراط اُحد پہاڑ سے بڑا ہے"۔

نمازِ جنازہ ایک ایسا عمل ہے، جس کے ذریعے میّت کی بھی بخشش و مغفرت کر دی جاتی ہے، حضرت سیّدنا مالک بن ہُبیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبئ مکرّم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمُوتُ، فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، بَلَغُوا

---

(۱) "بہارِ شریعت" "کتاب الجنائز، جنازہ لے چلنے کا بیان، حصّہ چہارم ۴، ۱/۸۲۲۔

(۲) "المعجم الأوسط" باب الهاء، من اسمه: هاشم، ر: ۹۲۹۲، ٦/ ٤٢٩.

أَنْ يَكُونُوا ثَلَاثَ صُفُوفٍ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ!»[1] "جب کسی مسلمان کے جنازے پر، مسلمان تین صف ہوکر نماز پڑھتے ہیں، اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

اسی طرح ترمذی شریف کی روایت میں ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ، فَقَدْ أَوْجَبَ»[2] "جس پر تین ۳ صفیں نماز پڑھیں، اُس کے لیے جنّت واجب ہوگئی"۔

بلاوجہِ شرعی تجہیز وتکفین میں تاخیر

حضراتِ محترم! نمازِ جنازہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کا شریک ہونا، میّت کے حق میں بہت ہی اچھا کام ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِئَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، غُفِرَ لَهُ»[3] "جس پر سو ۱۰۰ مسلمان نماز پڑھیں، وہ بخشا جاتا ہے"۔ لہذا کوشش کر کے ہر مسلمان بھائی کے جنازے میں بر وقت پہنچیں، لیکن اس غرض سے تجہیز وتکفین یا

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند المدنيّين، ر: ١٦٧٢٤، ٥/ ٦١٢.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب الجنائز، باب كيف الصلاة على الميّت له، ر: ١٠٢٨، صـ٢٤٨.

(٣) "سنن ابن ماجه" كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن صلّى عليه جماعة من المسلمين، ر: ١٤٨٨، صـ٢٥٠.

نمازِ جنازہ کی ادائیگی میں تاخیر مکروہ ہے۔ نیز اس مقصد سے کہ جمعہ کے بعد جماعتِ عظیم شریکِ جنازہ ہو، نمازِ جنازہ اور دفن میں تاخیر مکروہ ہے[1]۔

اسی طرح صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "جُمعہ کے دن کسی کا انتِقال ہوا، تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز وتکفین ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں، اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا، مکروہ ہے"[2]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں تجہیز وتکفین کے اَحکام سیکھنے اور انہیں یاد کرنے کی توفیق مرحمت فرما، اپنے فوت شدگان کی تدفین میں سنّتِ رسول کا لحاظ رکھنے کا جذبہ عنایت فرما، فکرِ آخرت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائیوں کے جنازوں میں شریک ہونے کی سوچ عطا فرما، ہماری اور ہمارے فوت شدگان کی بخشش ومغفرت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

---

(١) انظر: "الدّر" كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ٥/ ٣٢٨.

(٢) "بہارِ شریعت" کتاب الجنائز، نمازِ جنازہ کا بیان، حصّہ چہارم ۴، ۱/ ۸۴۰۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.